اکرام اللہ ساجد کیلانی

پھر ماہِ محترم بصد احترام آگیا!

مومن کے حق میں زیست کا پیغام آگیا
تسکینِ روح، قلب کا آرام آگیا
دورِ بہارِ گلشنِ اسلام آگیا
پھر ماہِ محترم بصد احترام آگیا!

شعبان کا مہینہ ہم آپ سبھی نے گذارا، وہی شب و روز تھے اور وہی زندگی کی گہما گہمی، ایک ہی فکرِ روزگار تھی اور وہی نفسا نفسی کا عالم، مسجدیں مرثیہ خواں، محفلیں آباد۔ شیطان کے وہی مکر و فریب کے جال تھے اور وہی مجھ ایسے گناہگار کی بے بسی اور بے بضاعتی کا عالم!—— لیکن ادھر اناؤنسر نے صدا لگائی کہ رمضان کا چاند نظر آگیا، ادھر افق پر قدوسیوں نے نعرہ لگایا:

"یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر"

کہ "خیر کے طالب آگے بڑھ، اور شر کے متلاشی پیچھے ہٹ جا"

——کائنات کے مزاج میں تبدیلی رونما ہوئی۔ تلاوتِ قرآن، قیام و سجود اور ذکر و فکر سے مسجدیں آباد ہو گئیں۔ محبانِ صادقین ہی نہیں، مجھ ایسے گناہگار بھی گیارہ مہینوں کی غفلتوں کو خیر باد کہہ کر سوئے مسجد رواں ہوئے، قلوبِ مضطر خالقِ ارض و سما کے حضور میں مصروفِ آہ و زاری ہوئے اور مردانِ حق آگاہ نے پچھلے پہر کی خلوتوں میں اپنے مالک و آقا سے رحمت و رافت کی بھیک کچھ اس انداز سے مانگی کہ آنکھوں سے اشکِ ندامت کا سیل رواں ہو گیا ؎

شیطان کی چالوں سے اب ہو گئے سب واقف

ہو رہی ہے ؛ ——— رات کے پچھلے پہر اپنی پر سکون نیند کے مزے لینے والے ابھی سے کیوں بیدار ہو گئے ؟ ——— تعجب ہے جن کو "کبھی نیند پوری نہ ہونے" کی شکایت تھی، انہوں نے ابھی سے بستر کی نرم اور آرام دہ دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ اور طرہ یہ کہ یہ لوگ رات کو بھی دیر سے سوئے تھے ——— رات کا پہلا پہر تو انہوں نے قیام اور ذکرِ الٰہی میں گذارا تھا کہ انہیں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بخوبی یاد ہے :

"قوموا لیلها وصوموا نهارها"

کہ "اس (مبارک مہینہ) میں رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو"

——— شاید اسی لئے آسمانِ دنیا سے صدا بلند ہو رہی ہے :

"——— ہے کوئی گنہگار کہ میں اس کے گناہ بخش دوں ؟"

"——— ہے کوئی جنت کا طالب کہ میں اس کی خواہش پوری کر دوں ؟"

"——— ہے کوئی محتاج و بے کس کہ میں اس کی حاجات پوری فرما دوں ؟"

کیوں نہ ہو، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی نے یہ بھی تو فرمایا ہے ——— کہ :

"اولہ رحمۃ، اوسطہ مغفرۃ و آخرہ عتق من النار"

"اس (ماہ) کا پہلا حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کی نوید سے معمور ہے"

نیز یہ کہ :

"شہر، یزاد فیہ رزق المؤمن"

"یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں مومن کا رزق زیادہ کر دیا جاتا ہے"

——— یہ ابھی سے دوکانیں کیوں سج گئیں ؟ یہ کس منزل کے راہی ہیں ؛ کوئی دوڑ رہا ہے، کوئی تیز چل رہا ہے اور کوئی باوقار انداز سے چلتا ہوا مسجد کی طرف جا رہا ہے ——— یہ کھانا کھانے کا کون سا وقت ہے ؟ بزرگوں کو دیکھو، خود تو کھا رہے ہیں اور بچوں کو چپ چاپ سو جانے کی تاکید کر رہے ہیں۔ یہ تو پہلے بچوں کو کھلا کر خود کھایا کرتے تھے، شاید اس لئے کہ دن میں ان پر یہ نعمتیں حرام ہو جائیں گی، تو کیا یہ سارا دن فاقے سے گذار دیں گے ؟ ——— نہیں نہیں ! یہ فاقہ تو نہیں، یہ تو روزہ ہے، تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ، تطہیرِ جسمانی کا انوکھا شاہکار ! ——— یہ نہ صرف کھانا نہیں کھائینگے

اور پانی نہیں پئیں گے بلکہ لغویات سے بھی پرہیز کریں گے، یہ کسی کی غیبت نہ کریں گے، کسی کی چغلی نہ کھائیں گے، اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں گے اور بیہودہ گوئی اور جھوٹ سے اجتناب کریں گے ـــ یہ فواحش کے قریب تک نہ پھٹکیں گے۔ کیونکہ اگر انہوں نے جھوٹ سے اجتناب نہ کیا، بیہودہ گوئی اور فواحش کو ترک نہ کیا، کسی کی غیبت کی یا زبان یا ہاتھ سے کسی کو تکلیف پہنچائی تو ان کا روزہ جاتا رہے گا، اس لئے کہ ان کو بخوبی علم ہے کہ:

"من لم یدع قول الزور والجهل والعمل به فلیس لله حاجة لہ ان یدع طعامہ وشرابہ"

"جو حالتِ صوم میں کذب و دروغ گوئی اور جہالت کے کام نہیں چھوڑتا، اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایسا شخص بیکار اپنا کھانا پینا چھوڑ دے"

ان کو معلوم ہے کہ:

"لیس الصوم من الاکل والشرب انما الصوم من اللغو والرفث"

"روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کا نام نہیں بلکہ لغو عمل اور شر سے پرہیز بھی اس میں ضروری ہے"

ان کو یہ بھی معلوم ہے کہ:

"الصائم فی عبادة من حین یصبح الی ان یمسی مالم یغتب فاذا اغتاب خرق صومہ"

"روزہ دار صبح سے شام تک عبادت میں ہوتا ہے جب تک کسی کی برائی نہ کرے اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو (گویا) روزے کو پھاڑ ڈالتا ہے"

مسجد سے اذان کی صدا بلند ہوتی ہے، کھانا کھانے والے جلدی جلدی کھا پی رہے ہیں اس لئے کہ اذان ختم ہونے تک ہی انہیں کھانے پینے کی اجازت ہے۔ اس کے بعد دن بھر کے لئے یہ نعمتیں ان پر حرام ہو جائیں گی ـــ اذان ختم ہو گئی ہے اور انہوں نے بھی روٹی کا آخری نوالہ اور پانی کا آخری گھونٹ حلق سے نیچے اتار لیا ہے۔ اب روزہ شروع ہو گیا ہے۔ اب یہ غروبِ آفتاب تک کھانے پینے سے مکمل پرہیز کریں گے۔ اس کے باوجود یہ ہشاش بشاش رہیں گے، یہ پژمردہ ہرگز نہ ہوں گے ان کے چہرے پھول کی طرح کھلے ہوں گے، ان کی روح مسرتوں کے گہوارہ میں جھولے گی اور ان کے

لیکن ان کا یہ کام بھی عبادت میں داخل ہے - اس لئے کہ یہ لوگ مسلمان ہیں، یہ اسلام کے ماننے والے ہیں اور اسلام میں دینی امور کے ساتھ ساتھ دنیا کمانے کی بھی اجازت ہے۔ کیونکہ اسلام اسلام ہے، رہبانیت ہرگز نہیں ہے!

یہ دیکھئے، ایک صاحب وضو کر رہے ہیں، پیاس سے بے حال ہیں - اسی لئے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو پانی سے خوب خوب بھگو رہے ہیں، انہوں نے ابھی ابھی کلی بھی کی ہے - لیکن کیا مجال ہے جو پانی کا ایک قطرہ بھی ان کے حلق سے نیچے اترا ہو - حالانکہ اس حالت میں یہ اگر اپنی پیاس بجھا بھی لیتے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون تھا جو انہیں دیکھ سکتا؟ لیکن یہی تو روزے کی حقیقت ہے، یہ خالص اللہ سے ڈرنا سکھاتا ہے - اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ"

کہ "روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا" (حدیث قدسی)

——— اس کو آپ تقویٰ کہہ سکتے ہیں، قرآن مجید بھی تو شاہد ہے:

"یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون"

کہ "اے ایمان والو، تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو"

——— آہ! یہ کیا! چند نوجوان بیٹھے تاش کھیل رہے ہیں، سبھی نوجوان نہیں کچھ بزرگ ہستیاں بھی موجود ہیں ——— یہ آواز کیسی ہے؟ شاید ریڈیو بج رہا ہے، کیسے لچر اور بیہودہ گانے گائے اور سنے جا رہے ہیں ——— ان حضرت کو تو دیکھو، کس روانی سے گالیاں بک رہے ہیں ——— یہ دو کانوں پر پردے کیوں لٹک رہے ہیں؟ یہ تو شاید ہوٹل ہیں ——— آیئے، ذرا جھانک کر دیکھیں ——— انا للہ وانا الیہ راجعون! یہاں تو لوگ کھانا کھا رہے ہیں اور اپنے ہی دین اور اپنی ہی روایات کا مذاق اڑا رہے ہیں ——— یہاں اس قدر لوگ کیوں جمع ہیں؟ یہ آپس میں زور آزمائی کیوں کر رہے ہیں؟ ارے! یہ تو سینما ہاؤس ہے، یہ لوگ ٹکٹیں خریدیں گے اور اس کے بعد ہال میں داخل ہو کر اپنی ہی غیرت، اپنی ہی شرافت اور اپنے ہی ایمان کی بربادی کا تماشہ دیکھیں گے ——— لیکن کیا انہیں رمضان المبارک کا احترام

دامن گیر نہیں ؛ انہیں خدا کا خوف نہیں ؛ اپنی عاقبت کی کوئی فکر نہیں ؟ ـــــــ کیا یہ لوگ رمضان کے مبارک مہینے میں بھی ان فواحش سے کنارہ کش نہیں رہ سکتے ؟

ـــــــ اب مغرب کا وقت ہو چلا ہے ، روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا ہے ، سبھی روزہ دار مسرور ہیں ، خوشیاں ان کے چہروں سے پھوٹی پڑتی ہیں ، اس لئے کہ دن بھر کیلئے جو چیزیں خداوند کریم کے حکم سے ان پر حرام تھیں ، اب حلال ہونے والی ہیں ـــــ اب بھوک مٹنے والی ہے اور پیاس سے خشک زبانیں سیراب ہونے کو ہیں ـــــ لیجئے ، مؤذن کی آواز سنائی دیتی ہے ـــــ اللہ اکبر ، اللہ اکبر . . اشہد ان لا الٰہ الا اللہ . . سبھی نے روزہ افطار کر لیا ـــــ " ذھب الظمأ وابتلت العروق ، وثبت الاجر ان شاء اللہ ـــــ !"

" الحمد للہ ! پیاس بجھ گئی ، رگیں آسودہ ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا ، ان شاء اللہ !"

اب ان لوگوں کے لئے سحری کے وقت تک کھانے پینے پر کوئی پابندی نہیں ـــــ یہ اس فرمانِ خداوندی پر خوش ہیں کہ ؛

کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر"

"جب صبح ، رات کے اندھیرے سے ممتاز ہونے لگے ، اس وقت تک کھاؤ پیو !" ـــــ اور یہ خوشی قیامت کے دن انہیں کئی گنا بڑھ کر نصیب ہو گی جب ان سے کہا جائیگا کہ ؛

"کلوا واشربوا بما اسلفتم فی الایام الخالیہ "

"کھاؤ اور پیو ، اس لئے کہ تم نے پچھلے دن کھانے پینے سے خالی گذارے ہیں !"

کھانا کھانے کے بعد یہ لوگ مغرب کی نماز ادا کریں گے اور پھر عشاء کی نماز پڑھنے اور رات کا کچھ حصہ قیام کرنے کے بعد یہ لوگ سحری کے انتظار میں ـــــ کہ کل کا روزہ رکھ سکیں ـــــ سو جائینگے ۔ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا اور جب رمضان کا یہ مبارک مہینہ ختم ہو گا تو ان کو یہ خوشخبری مل چکی ہو گی کہ ؛

" من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ "

"جس نے رمضان کو ایمان اور احتساب کے ساتھ پورا کر لیا ، اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے "